

45887 - جب بھی بندہ گناہ کرے اور توبہ کر لے تو کیا اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے، چاہے کئی

بار ہو؟

سوال

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کب تک بخشتا ہے، جب کوئی بندہ گناہ سے توبہ و استغفار کر لینے کے بعد دوبارہ اسی گناہ کا مرتکب ہو اور پھر توبہ کر لے اور پھر کچھ عرصہ بعد وہی گناہ کر بیٹھے، اور اسی طرح ہوتا رہے، میرا مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف کرے گا یا کہ اس سے یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچائی اختیار نہیں کی، خاص کر جب کچھ ہی عرصہ بعد وہ دوبارہ اسی گناہ کا مرتکب ٹھرے، لیکن توبہ و استغفار کرتا رہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور جب ان لوگوں سے کوئی فحش اور ناشائستہ کام ہو جائے، یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کسی برے کام پر اڑے نہیں رہتے، یہی ہیں جن کا ان کے رب کی جانب سے مغفرت اور جنتوں کی شکل میں بدلہ ملے گا، جس کے نیچے سے نہریں جاری ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، ان نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب کیا ہی اچھا ہے آل عمران ( 135 - 136 ) .

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

قولہ: اور وہ علم رکھتے ہوئے برے کام پر اصرار نہیں کرتے.

یعنی: وہ جلد ہی اپنے گناہوں سے توبہ کرتے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لیتے ہیں، اور وہ معصیت اور گناہوں کا ارتکاب جاری نہیں رکھتے بلکہ وہ اسے چھوڑ دیتے ہیں، چاہے ان سے وہ گناہ بار بار ہو وہ توبہ کر لیتے ہیں.

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر ( 1 / 408 )۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

" ایک بندہ گناہ کر بیٹھا یا کہا کہ ایک بندے نے گناہ کر لیا تو کہنے لگا: اے میرے رب میں نے گناہ کر لیا ہے یا فرمایا مجھ سے گناہ ہو گیا ہے تو مجھے بخش دے، تو اس کا رب کہتا ہے: کیا میرے بندے کو علم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ بخشتا ہے، اور اس پر مؤاخذہ بھی کرتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، پھر جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ بندہ رکا رہا پھر گناہ کر بیٹھا یا فرمایا: اس سے گناہ ہو گیا تو کہنے لگا: میرے رب میں نے گناہ کر لیا ہے مجھے معاف کر دے، تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: کیا میرے بندے کو علم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہوں کو بخشتا ہے اور ان کی سزا بھی دیتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، پھر جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ گناہ سے رکا رہا اور پھر گناہ کر بیٹھا یا فرمایا اس سے گناہ ہو گیا، راوی کہتے ہیں بندہ کہتا ہے اے میرے رب میں گناہ کر بیٹھا ہوں، یا فرمایا: مجھ سے گناہ ہو گیا ہے لہذا مجھے بخش دے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے، کیا میرے بندے کو علم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے، اور اس کی سزا بھی دیتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، یہ تین بار فرمایا..."

الحديث

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 7507 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 2758 )

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث پر باب کا عنوان یہ رکھا ہے:

گناہوں سے توبہ قبول ہونے کا باب چاہے گناہ اور توبہ میں تکرار ہو

اور اس کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

یہ مسئلہ کتاب التوبہ کے شروع میں بیان ہو چکا ہے، اور یہ احادیث اس پر دلالت میں بالکل ظاہر اور واضح ہیں، اور یہ کہ اگر گناہ سو بار یا ہزار بھی یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے، اور ہر بار توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول ہو گی، اور اسکے گناہ ختم ہوں جائیں گے، اور اگر وہ ان سب گناہوں کے بعد ایک توبہ ہی کرتا ہے تو اس کی توبہ صحیح ہوگی۔

دیکھیں: شرح مسلم ( 17 / 75 )۔

اور ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

لوگو جو گناہ کر بیٹھا ہے اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کر لے، اور اگر دوبارہ گناہ کر لے تو پھر توبہ کرے، اور اگر پھر گناہ ہو گیا تو اسے توبہ و استغفار کرنی چاہیے، کیونکہ یہ گناہ مردوں کی گردنوں میں طوق ہیں، اور ان پر مصر رہنا ہلاکت ہے۔

اس کا معنی یہ ہے کہ: بندہ کے مقدر میں جو گناہ ہیں وہ انہیں ضرور کرے گا، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"ابن آدم پر زنا میں سے اس کا حصہ مقدر ہے، وہ اسے لا محالہ طور پر پا کر رہے گا...."

لیکن اللہ تعالیٰ نے ان گناہوں کے ارتکاب کے نکلنے کا مخرج اور حل بھی رکھا ہے، اور ان گناہوں کو توبہ و استغفار کے ذریعہ مٹا دیا ہے، لہذا اگر بندہ توبہ کر لیتا ہے تو وہ گناہوں کے شر سے نجات حاصل کر لیتا ہے، اور اگر وہ گناہوں پر اصرار کرتا اور توبہ نہیں کرتا تو ہلاک ہو جاتا ہے۔

دیکھیں: جامع العلوم و الحكم ( 1 / 165 )۔

اور جس طرح اللہ تعالیٰ گناہ اور معصیت کو پسند نہیں کرتا اس نے گناہوں کے ارتکاب پر سزا کی وعید بھی سنائی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں کہ اس کے بندے اس کی رحمت سے ناامید ہو جائیں، بلکہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ گنہگار اس سے توبہ و استغفار کرے، اور شیطان یہ چاہتا اور پسند کرتا ہے کہ کاش گنہگار بندہ ناامیدی میں پڑ جائے تاکہ اسے توبہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے سے روکا جا سکے۔

حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کو کہا گیا:

کیا ہم میں سے کوئی ایک شرم محسوس نہیں کرتا کہ وہ گناہ کر کے اپنے رب سے توبہ و استغفار کرتا ہے اور پھر گناہ کرنا شروع کر دیتا ہے، پھر توبہ کرتا اور پھر گناہ کرتا ہے؟

تو انہوں نے جواب دیا:

شیطان کی خواہش یہی ہے کہ کاش وہ اس میں کامیاب ہو جائے، لہذا تم توبہ و استغفار سے اکتاہٹ محسوس نہ کرو۔

# اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:  
شیخ محمد صالح المنجد

مزید تفصیل اور اہمیت کے پیش نظر آپ سوال نمبر ( 9231 ) کا جواب ضرور دیکھیں۔

واللہ اعلم .